بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ظالموں کا انجام
اور ظالموں سے ہم کیسے بچیں؟

ابو معاویہ شارب بن شاکر السّلفی
بینی پٹی۔مدھوبنی۔بہار

الحمد للہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی رسولہ الکریم،امابعد:

برادران اسلام!

آج ہر طرف ظلم کا بازار گرم ہے اور پورا سماج ظلم وزیادتی کی آگ میں جھلس رہی ہے،ہر طاقتور کمزور کے اوپر ظلم کرنا اپنا حق سمجھ رہا ہے،برسراقتدار حکومت اپنے پاور کے نشے میں چور ہر طرح کے ظلم وزیادتی کے ہتھکنڈے کو اپنانے کو اپنا حق سمجھ رہی ہے،اونچی ذات والے نیچی ذات والوں کے اوپر ظلم وزیادتی کرنے کو تو اپنا موروثی حق سمجھنے لگے ہیں اور تو اور ہے گھریلو معاملات ہو یا پھر خاندانی معاملات،میاں بیوی کے اختلاف کا مسئلہ ہو یا پھر ساس بہو کے جھگڑے ہوں،بھائی بھائی کے وراثت کا مسئلہ ہو یا پھر سماج ومعاشرے کے افراد کے مابین لڑائی جھگڑا کا مسئلہ ہو،انفرادی مسئلہ ہو پھر اجتماعی مسئلہ ہر جگہ آپ کو ظلم وزیادتی نظر آئے گی اور ہر انسان ان ظلم وزیادتی کو دیکھ کر بلااختیار یہی کہنے پر مجبور ہے کہ ”جس کی لاٹھی اس کی بھینس“ ہم تو مجبور ہیں،ہم کیا کر سکتے ہیں؟اور ظالم یہ سمجھ رہا ہے کہ وہ جو چاہے کرے،جس پر چاہے ظلم کے پہاڑ ڈھائے،جس کی چاہے عزت نیلام کرے،جس کو چاہے قتل کردے،جس کو چاہے بے گھر کردے،جیسا چاہے ویسا قانون نافذ کردے،جس کو چاہے اس کو دیش دروہ قرار دے اور

جس کو چاہے اس کو دیش واسی قرار دے اس سے کوئی پوچھنے والا نہیں! اس کی کوئی پکڑ کرنے والا نہیں! اس کو کوئی سزا دینے والا نہیں!

کاش! کہ ظالم کو کوئی اس بات کی خبر دے دے کہ ظلم ایک ایسا گناہ ہے جو رب العزت کو کسی بھی حال میں پسند نہیں! رب کو یہ بات قطعاً پسند نہیں کہ کوئی انسان کسی انسان کے اوپر ظلم کرے بلکہ رب العزت نے تو خود اپنے آپ پر بھی یہ لازم کر لیا ہے کہ دنیا میں کوئی انسان کتنا بڑا گناہگار و بدکار ہی کیوں نہ ہو، بڑا سے بڑا کافر و ملحد و زندیق ہی کیوں نہ ہو وہ کسی کے اوپر ظلم نہیں کرے گا جیسا کہ فرمان باری تعالی "وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِلْعَبِيدِ" اور آپ کا رب بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں۔ (فصلت: 46) اور حدیث قدسی کے اندر بھی رب العزت نے اپنے محبوب کے ذریعے یہ پیغام دیا کہ "يَا عِبَادِي إِنِّي حَرَّمْتُ الظُّلْمَ عَلَى نَفْسِي وَجَعَلْتُهُ بَيْنَكُمْ مُحَرَّمًا فَلَا تَظَالَمُوا" اے میرے بندو! میں نے خود اپنے آپ پر بھی ظلم کو حرام کر رکھا ہے اور میں نے تمہارے درمیان بھی ظلم کو حرام قرار دیا ہے لہٰذا تم ایک دوسرے پر ظلم نہ کیا کرو۔ (مسلم: 2577) دیکھا اور سنا میرے دوستو آپ نے کہ یہ ظلم و زیادتی ایک ایسی چیز ہے جو رب بھی اپنے بندوں پر کرنا پسند نہیں کرتا ہے تو ذرا سوچئے جو لوگ بھی لوگوں پر ظلم و زیادتی کرتے ہیں وہ اللہ کی پکڑ اور اللہ کے عذاب و سزا سے کیسے بچ سکتے ہیں؟ تاریخ کے اوراق اور قرآن کے الفاظ اس بات پر شاہد ہیں کہ آج تک کوئی بھی ظالم اللہ کی پکڑ اور اللہ کے عذاب سے نہیں بچ سکا، کیسے کیسے جابر و ظالم حکمراں پیدا ہوئے، کیسی کیسی طاقتور قومیں پیدا کی گئیں تھی جن میں سے ایک قوم کے بارے میں رب نے کہا کہ " الَّتِي لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا فِي الْبِلَادِ " قوم عاد کی مانند کوئی بھی قوم ملکوں میں پیدا نہیں کی گئی۔ (الفجر: 8) ایسی ایسی طاقتور قوموں اور فرعون جیسے طاقتور بادشاہوں نے بھی جب ظلم و زیادتی کا بازار گرم کیا تو "فَصَبَّ عَلَيْهِمْ رَبُّكَ سَوْطَ عَذَابٍ" بالآخر تمہارے رب نے ان سب پر عذاب کا کوڑا برسایا (الفجر: 13) اور رب العزت نے اپنے عذاب کا ایسا کوڑا برسایا کہ ہر طرح کی شان و شوکت اور طاقت و قوت رکھنے کے باوجود بھی اپنے آپ کو اللہ کے عذاب سے بچا نہیں سکے، آج جب ظالموں کو ڈھیل ملی ہوئی ہے تو وہ اس کی اپنی ہوشیاری سمجھ رہے ہیں اور عقلمندی کا نام دے رہے ہیں مگر انہیں اس بات کا قطعاً اندازہ نہیں ہے کہ جب ظالموں کی پکڑ ہوتی ہے تو پھر انہیں سوچنے سمجھنے کی مہلت نہیں دی جاتی ہے جیسا کہ ہمارے اور آپ کے آقا محبوب خدا ﷺ نے فرمایا کہ "إِنَّ اللَّهَ لَيُمْلِي لِلظَّالِمِ حَتَّى إِذَا أَخَذَهُ لَمْ يُفْلِتْهُ " بے شک اللہ تعالی ظالموں کو دنیا میں چند روز مہلت دیتا رہتا ہے پھر جب اس کو پکڑتا ہے تو اس کو چھوڑتا نہیں ہے، یہ کہہ کر آپ ﷺ نے اس آیت کی تلاوت کی کہ " وَكَذَلِكَ أَخْذُ رَبِّكَ إِذَا أَخَذَ الْقُرَى وَهِيَ ظَالِمَةٌ إِنَّ أَخْذَهُ أَلِيمٌ شَدِيدٌ " تیرے پروردگار کی پکڑ کا یہی طریقہ ہے کہ جب وہ بستیوں کے رہنے والے ظالموں کو پکڑتا ہے تو بیشک اس کی پکڑ دکھ دینے والی اور نہایت سخت ہوتی ہے۔ (ھود: 102، بخاری: 4686، مسلم: 2583)

برادران اسلام!

آیئے سب سے پہلے ہم یہ جان لیتے ہیں کہ ظلم کرنے والے لوگوں کا انجام کیا اور کیسا ہوتا ہے؟

(1) ظالموں کو اللہ پسند نہیں کرتا ہے:

ظالم ایک ایسا انسان ہوتا ہے جس سے رب العزت نفرت کرتا ہے اور کسی بھی صورت میں ظالموں کو رب العالمین پسند نہیں کرتا ہے جیسا کہ فرمان باری تعالی ہے ”وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الظَّالِمِينَ “ اور اللہ ظالموں کو پسند نہیں کرتا ہے۔(آل عمران: 57) ایک دوسری جگہ اللہ رب العزت نے فرمایا ”إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الظَّالِمِينَ “ بے شک اللہ تعالی ظالموں سے محبت نہیں کرتا ہے۔ (الشوری:40)

(2) ظالموں کی ہلاکت یقینی ہے:

ظلم کرنے والے اپنے شان و شوکت اور طاقت کے نشے میں چور ہوتے ہیں اور وہ یہ سمجھتے ہیں کہ ہمیں کوئی پکڑنے والا نہیں، ہمیں کوئی سزا دینے والا نہیں، ہم سے کوئی انتقام لینے والا نہیں، ہم جیسا اور جس طرح سے چاہیں قانون بنائیں، ہم جس کو چاہیں سلاخوں کے پیچھے ڈال دیں اور جس کو چاہیں اس کو باعزت بری کردیں، ہم جس پر چاہیں اس پر بلڈوزر چلادیں اور جس کو چاہیں اس کو پھولوں کا ہار پہنادیں ہم سے کوئی پوچھ تاچھ کرنے والا نہیں! مگر وہ لوگ یہ بھول جاتے ہیں ایک ذات ایسی بھی ہے جو ظالموں کو کبھی معاف نہیں کرتی ہے جیسا کہ فرمان باری تعالی ہے ”وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِرُسُلِهِمْ لَنُخْرِجَنَّكُمْ مِنْ أَرْضِنَا أَوْ لَتَعُودُنَّ فِي مِلَّتِنَا فَأَوْحَى إِلَيْهِمْ رَبُّهُمْ لَنُهْلِكَنَّ الظَّالِمِينَ “ اور کافروں نے اپنے رسولوں سے کہا کہ ہم تمہیں ملک بدر کردیں گے یا تم پھر سے ہمارے مذہب میں لوٹ آؤ، تو ان کے پروردگار نے ان کی طرف وحی بھیجی کہ ہم ان ظالموں کو ہی غارت کردیں گے۔ (ابراہیم:13)

(3) ظالموں کو دنیا میں ضرور سزا ملتی ہے:

ظلم ایک ایسا جرم ہے جس کو انجام دینے والا دنیا میں ہی ظلم کے برے انجام کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیتا ہے، کتنے ہی ایسے ظالم ہیں جن کو رب ذوالجلال والاکرام نے لوگوں کے لئے نشان عبرت بنادیا اور کیسی کیسی بستیوں اور سوپر پاور طاقتوں کو لوگوں پر ظلم و ستم کرنے کی وجہ سے ہی رب ذوالجلال والاکرام نے ان کو صفحۂ ہستی سے مٹا کر نشان عبرت بنادیا جیسا کہ فرمان باری تعالی ہے: ”فَكَأَيِّنْ مِنْ قَرْيَةٍ أَهْلَكْنَاهَا وَهِيَ ظَالِمَةٌ فَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلَى عُرُوشِهَا وَبِئْرٍ مُعَطَّلَةٍ وَقَصْرٍ مَشِيدٍ“ بہت سی بستیاں ہیں جنہیں ہم نے نیست و نابود اور تہ و بالا کردیا اس لئے کہ وہ ظالم تھے پس وہ اپنی چھتوں کے بل اوندھی ہوئی پڑی ہیں اور بہت سے آباد کنوئیں بیکار پڑے ہیں اور بہت سے پکے اور بلند محل ویران پڑے ہیں۔ (الحج:45) میرے دوستو! ظالموں کو دنیا میں ہی ضرور

بالضرور سزادی جاتی ہے اس بات کی خبر دیتے ہوئے سرور کونین ﷺ نے فرمایا" مَا مِنْ ذَنْبٍ أَجْدَرُ أَنْ يُعَجِّلَ اللَّهُ لِصَاحِبِهِ الْعُقُوبَةَ فِي الدُّنْيَا مَعَ مَا يَدَّخِرُ لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْبَغْيِ وَقَطِيعَةِ الرَّحِمِ "یعنی کہ اللہ تعالی دنیا میں کسی گناہ کی سزا اتنی جلدی نہیں دیتا جتنی جلدی ظلم اور قطع رحمی کی سزا دیتا ہے،اس کے ساتھ ساتھ ایسے آدمی کے لئے آخرت کا عذاب بھی باقی رکھتا ہے۔(ابن ماجہ:4211،ترمذی:2511،ابوداؤد:4902 وصححہ الالبانیؒ) بلکہ بعض روایتوں کے اندر اس بات کا بھی ذکر ہے کہ ظالموں کو موت سے پہلے پہلے ان کے ظلم وستم کی سزا ضرور بالضرور دی جاتی ہے جیساکہ فرمان مصطفیﷺ ہے " كُلُّ ذُنُوبٍ يُؤَخِّرُ اللَّهُ مِنْهَا مَا شَاءَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ إِلَّا الْبَغْيَ وَعُقُوقَ الْوَالِدَيْنِ أَوْ قَطِيعَةَ الرَّحِمِ يُعَجِّلُ لِصَاحِبِهَا فِي الدُّنْيَا قَبْلَ الْمَوْتِ "کہ تمام گناہوں میں سے اللہ تعالی جس کی چاہے سزا کو قیامت کے دن تک کے لئے مؤخر کردے سوائے ظلم اور والدین کی نافرمانی یا پھر قطع رحمی کے،ان گناہوں کے مرتکب کو اللہ تعالی دنیا میں ہی بہت جلد سزا دیتا ہے۔(صحیح الادب المفرد للألبانیؒ:591)

(4) ظالم کے حق میں مظلوم کی بددعا ضرور بالضرور قبول کی جاتی ہے:

میرے دوستو! ظالم جہاں ایک طرف دنیا میں ہی اللہ کے عذاب سے دوچار ہوتا ہے وہیں پر دوسری طرف ظالموں کو مظلوموں کی بددعا بھی لگ جاتی ہے اور مظلوم کی فریاد اس تیر کی طرح ہوتی ہے جس سے ظالم کبھی بچ نہیں سکتا ہے کیونکہ مظلوموں کی آہ ونالہ کو رب کریم فورا قبول کرلیتا ہے جیساکہ حبیب کائنات ومحبوب خداﷺ نے فرمایا کہ اے لوگو!" اتَّقِ دَعْوَةَ المَظْلُومِ فَإِنَّهَا لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللَّهِ حِجَابٌ "مظلوم کی آہ وبددعا سے بچو کیونکہ مظلوم اور اللہ کے درمیان کوئی رکاوٹ نہیں ہوتی ہے۔(بخاری:2448،مسلم:19) رب کریم کا عدل وانصاف دیکھئے کہ مظلوم کافرومشرک وبدکار اور فاسق وفاجر ہی کیوں نہ ہو مگر اس کی فریاد کو شرف قبولیت سے بخشتا ہے جیساکہ سرور کونین ﷺ نے فرمایا" دَعْوَةُ الْمَظْلُومِ مُسْتَجَابَةٌ وَإِنْ كَانَ فَاجِرًا فَفُجُورُهُ عَلَى نَفْسِهِ "مظلوم کی آہ ونالہ کو ضرور بالضرور شرف قبولیت سے نوازا جاتا ہے گرچہ مظلوم گناہگار فاسق وفاجر اور کافر ہی کیوں نہ ہو اگر مظلوم فاسق وفاجر اور کافر ہے تو اس کے فسق وفجور اور کفر کا وبال اسی کے اوپر ہوگا مگر اس کی آہ سنی جائے گی۔(الصحیحۃ:767،احمد:12549،8795)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو اور بہنو! مظلوم کی بددعا ظالم پر کیسے اثر کرتی ہے آیئے میں آپ کو ایک سچا واقعہ سناتا ہوں تاکہ آپ کو یقین کامل ہوجائے کہ مظلوم کی آہ سے کوئی بھی ظالم بچ نہیں سکتا ہے واقعہ کچھ یوں ہے کہ سعید بن زیدؓ بن عمرو بن نفیل جوکہ عشرۂ مبشرہ میں سے ہیں اور سیدنا عمر بن خطابؓ کے بہنوئی بھی ہیں ان کے خلاف ایک عورت اروی بنت اوس نے مدینہ کے حاکم مروان بن حکم کے دربار میں یہ شکایت کی کہ سعید بن زیدؓ نے اس کی زمین کے ایک حصے پر قبضہ کرلیا ہے،مروان نے آپؓ کو بلایا اور اس بارے میں جب پوچھ تاچھ کی تو سعید بن زیدؓ نے کہا کہ اے مروان میں اروی کی زمین پر کیسے قبضہ جما سکتا ہوں جب کہ میں

نے خود اپنے محبوب جناب محمد عربی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ”مَنْ أخَذَ شِبْرًا مِنَ الأَرْضِ ظُلْمًا فَإِنَّهُ يُطَوَّقُهُ يَوْمَ القِيامَةِ مِنْ سَبْعِ أَرَضِينَ“ جس نے ایک بالشت زمین بھی ظلماً کسی کی دبالی تو قیامت کے دن ساتوں زمینوں کا طوق اس کی گردن میں ڈالا جائے گا، یہ سن کر مروان نے کہا کہ بس بس! اس کے بعد آپ سے اور کوئی دلیل نہیں مانگوں گا، معاملہ یہیں پر ختم نہیں ہوا جب اروی بنت اوس نے ان کو بار بار ستایا تو انہوں نے اللہ کے حضور یہ کہہ کر بددعا کردی کہ ” أَللّٰهُمَّ إِنْ كَانَتْ كَاذِبَةً فَأَعْمِ بَصَرَهَا وَاجْعَلْ قَبْرَهَا فِي دَارِهَا “ اے اللہ اگر یہ عورت جھوٹی ہے تو تو اسے اندھا کردے اور اس کے گھر میں ہی اس کی قبر کو بنادے، میرے دوستو! راوئ حدیث محمد کے والد محترم زیدؒ کہتے ہیں کہ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ اروی اندھی ہو گئی تھی اور وہ دیواروں کو ٹٹول ٹٹول کر چلا کرتی تھی اور کہا کرتی تھی کہ مجھے سعید بن زیدؓ کی بددعا لگ گئی ہے، پھر ایک دن ایسا ہوا کہ وہ اپنی ہی زمین میں موجود کنویں کے پاس سے گذر رہی تھی کہ اس میں گر گئی اور وہی کنواں اس کی قبر بن گیا، اور یہی وہ زمین تھی جس کے بارے میں اس نے مروان سے سعید بن زیدؓ پر جھوٹا مقدمہ درج کیا تھا۔(بخاری:3198، مسلم:1610) سچ فرمایا ہے حبیب کائنات ﷺ نے کہ ” ثَلَاثُ دَعَوَاتٍ يُسْتَجَابُ لَهُنَّ لَا شَكَّ فِيهِنَّ دَعْوَةُ الْمَظْلُومِ وَدَعْوَةُ الْمُسَافِرِ وَدَعْوَةُ الْوَالِدِ لِوَلَدِهِ “ تین قسم کی دعائیں ایسی ہیں جن کے قبول ہونے میں کوئی شک ہی نہیں ہے نمبر ایک مظلوم کی آہ، نمبر دو مسافر کی دعا اور نمبر تین اولاد کے حق میں والد کی دعا۔(ابن ماجہ:3862، قال الالبانیؒ: اسنادہ حسن) کسی شاعر نے کیا ہی خوب ترجمانی کی ہے:

مظلوم کے دل کا ہر نالہ تاثیر میں ڈوبا ہوتا ہے
ظالم کو کوئی جا کر دے خبر، انجام ستم کیا ہوتا ہے

(5) ظالم ملعون ہوتا ہے:

ظلم ایک ایسا گناہ ہے جس کو انجام دینے والا دنیا و آخرت میں ہر آن اور ہر لحہ رب ذوالجلال والاکرام کے لعنت کا مستحق بنا رہتا ہے جیسا کہ فرمان باری تعالی ہے ” أَلَا لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الظَّالِمِينَ “ خبردار! یاد رکھ لو! کہ ظالموں پر اللہ کی لعنت برستی رہتی ہے۔(ھود:18) اسی طرح سے ظالموں پر آخرت میں بھی لعنتیں ہی لعنتیں نازل کی جائیں گی جس کا تذکرہ کرتے ہوئے رب نے ارشاد فرمایا کہ ” يَوْمَ لَا يَنْفَعُ الظَّالِمِينَ مَعْذِرَتُهُمْ وَلَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوءُ الدَّارِ “ جس دن ظالموں کو ان کی معذرت، حیلے وبہانے کچھ نفع نہ دے گی اور ان ظالموں کے لئے لعنت ہی ہوگی اور ان کے لئے برا گھر ہوگا۔(المؤمن:52)

(6) ظالم کو کبھی ہدایت نہیں ملتی ہے:

میرے دوستو! قرآن ہمیں یہ پیغام دے رہا ہے کہ ظالم کو کبھی بھی سیدھے راستے کی توفیق نہیں ملتی ہے،ظالم کبھی بھی اپنے عقل کا صحیح استعمال نہیں کرتا ہے،قرآن مجید کے اندر رب العالمین نے جگہ جگہ پر اس بات کا اعلان کیا ہے کہ " وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ " اور اللہ ظالموں کو ہدایت نہیں دیتا ہے۔(آل عمران:86) ایک دوسری جگہ پر قرآن نے تاکید کے ساتھ یہ اعلان کرتے ہوئے کہا کہ " إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ " بے شک کہ اللہ ظالموں کو ہدایت نہیں دیتا ہے۔(الانعام:144) یقینا ظالموں کو ہدایت نہیں ملتی ہے اب ذرا دیکھئے کہ ظالم فرعون کو ہدایت نہ ملی مگر اس کی بیوی سیدہ آسیہ کو ہدایت مل گئیں اور وہ کامیاب ہو گئیں۔

(7) ظالم کو کبھی کامیابی نہیں ملتی ہے:

برادران اسلام! آج ہمارے ملک میں ظلم اپنے انتہا پر ہے،طاقت و قوت کے نشے میں چور ظالم یہ سمجھ رہے ہیں کہ ہم جیسا چاہیں ویسا قانون نافذ کردیں،ظالم یہ سمجھ رہا ہے کہ ہم سے زیادہ کوئی عقلمند اور ہوشیار نہیں،آج ظالم اپنے آپ کو بہت ہوشیار اور چالاک سمجھ رہا ہے،ظالم لوگوں پر ظلم و ستم کے پہاڑ ڈھا کر ، طرح طرح کے حیلوں اور بہانوں سے اقلیتوں کے حقوق کو غصب کرکے، کمزور و ناتواں طبقوں کے حقوق کو مار کر ظالم اپنی سیاسی کرسی کو چمکانا چاہتا ہے اور وہ یہ سمجھ رہا ہے کہ وہ جو بھی کر رہا ہے وہ بہت اچھا کر رہا ہے،آج ظالم اس بات سے بہت خوش ہو رہا ہے کہ اس کا ہر آئیڈیا اور ہر پلان کامیاب ہوتا جا رہا ہے

مگر یاد رکھ لیں کہ ظالم لاکھ کوشش کرلیں،ہزار جتن کرلیں مگر ظالم کبھی بھی اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکتا ہے جیسا کہ رب کریم ورحیم نے اپنے کلام پاک میں کئی جگہ پر یہ اعلان کردیا ہے کہ " إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الظَّالِمُونَ " اے لوگو! یاد رکھو ظالم کبھی بھی کامیاب نہیں ہو سکتا ہے۔(الانعام:21،یوسف:23) میرے دوستو! قرآن اور تاریخ کے اوراق گواہ ہیں کہ یقینا ظالم کبھی بھی اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکا ہے مثال کے طور پر آپ فرعون ہی کی بات لے لیجئے اس نے اپنی حکومت کو بچانے کے لئے کیا کچھ نہیں کیا،بنی اسرائیل پر کیا کچھ ظلم نہیں ڈھایا،لاکھوں اور اربوں بچوں کو قتل کیا مگر پھر بھی موسی علیہ السلام کے ہاتھوں غرق آب ہو کر نشان عبرت بن گیا،اسی طرح سے دوسری مثال لے لیجئے عزیز مصر کی بیوی نے سیدنا یوسف علیہ الصلاۃ والسلام کو اپنے جھانسے میں پھنسانے کے لئے کیا کچھ نہیں کیا، سیدنا یوسف علیہ السلام کو قید خانے میں ڈلوا دیا مگر پھر بھی اسے کامیابی نہ ملی اور وہ خود ذلیل و رسوا ہوئی اور حضرت یوسف علیہ السلام اتنے معزز و مکرم بنے کہ ان کے قدموں میں پوری ملک کی بادشاہت آ گئی ،یقینا ظالم کبھی بھی اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکتا ہے۔

(8) ظالم کو ظالم کے ذریعے ہی ہلاک وبرباد کیا جاتا ہے:

میرے پیارے پیارے بھائیو اور بہنو! ظالم کا ایک بھیانک اور خطرناک انجام یہ بھی ہے کہ ظالم کتنا ہی طاقتور کیوں نہ ہو! ظالم کتنا ہی ہوشیار اور چالاک کیوں نہ ہو! ظالم کی پہنچ اوپر تک ہی کیوں نہ ہو! ظالم کی حمایت میں پوری دنیا ہی کیوں نہ کھڑی ہو مگر یہ قدرت کا اٹل قانون ہے کہ ایک ظالم کو ہلاک وبرباد کرنے کے لئے ایک اور ظالم کو اس کے اوپر مسلط کردیا جاتا ہے سنئے قرآن کے اندر رب العزت کا اعلان " وَكَذَلِكَ نُوَلِّي بَعْضَ الظَّالِمِينَ بَعْضًا بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ "کہ اور اسی طرح سے ہم ظالموں کے ساتھ معاملہ کرتے ہیں کہ ان کے کرتوتوں کی وجہ سے ایک ظالم کو دوسرے ظالم پر مسلط کردیتے ہیں اور ایک ظالم کا انتقام دوسرے ظالم سے لے لیتے ہیں۔(الانعام:129)

(9) ظالم کی آخرت تباہ وبرباد ہو جاتی ہے:

میرے دوستو! ظالم جہاں دنیا کے اندر طرح طرح کے عذاب وسزا سے دوچار ہوتا رہتا ہے وہیں پر دوسری طرف ظالموں کی آخرت بھی برباد ہے، کل قیامت کے دن ہر ظالم سے اس کے ظلم کا بدلہ کس طرح سے لیا جائے گا آیئے اس بارے میں ایک پیاری سی حدیث سنتے ہیں سیدنا ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ حبیب کائنات ﷺ نے بیان فرمایا کہ " مَنْ كَانَتْ لَهُ مَظْلَمَةٌ لِأَخِيهِ مِنْ عِرْضِهِ أَوْ شَيْءٍ فَلْيَتَحَلَّلْهُ مِنْهُ اليَوْمَ قَبْلَ أَنْ لاَ يَكُونَ دِينَارٌ وَلاَ دِرْهَمٌ "اگر کسی شخص کا ظلم کسی دوسرے کی عزت پر ہو یا کسی اور طریقے سے ظلم کیا ہو تو اسے چاہئے کہ آج ہی اس دن کے آنے سے پہلے معافی وتلافی اور رفع دفع کرلے جس دن دینار ودرہم نہیں ہوں گے "إِنْ كَانَ لَهُ عَمَلٌ صَالِحٌ أُخِذَ مِنْهُ بِقَدْرِ مَظْلَمَتِهِ وَإِنْ لَمْ تَكُنْ لَهُ حَسَنَاتٌ أُخِذَ مِنْ سَيِّئَاتِ صَاحِبِهِ فَحُمِلَ عَلَيْهِ" بلکہ اگر اس کا کوئی نیک عمل ہوگا تو اس کے ظلم کے بدلے میں وہی لے لیا جائے گا اور اگر کوئی نیک عمل اس کے پاس نہیں ہوں گے تو اس مظلوم کی برائیاں اس کے اوپر ڈال دی جائے اور پھر اسے جہنم کے اندر پھینک دیا جائے گا۔(بخاری:2449)

برادران اسلام!

ظلم وظالم کا انجام جاننے کے بعد اب آیئے ہم آپ کو اس بارے میں کچھ اہم باتیں بتاتے ہیں کہ جب ہر طرف ظلم وستم کا بازار گرم ہے تو ہم اپنے آپ کو ظالموں سے کیسے بچائیں؟

(1) ظالم ومظلوم کی مدد کیجئے:

اگر ہم سب خود اپنے آپ کو اور پورے سماج ومعاشرے کو ظالموں کے ظلم وستم سے محفوظ رکھنا چاہتے ہیں تو پھر سب سے پہلے ہم سب کو ظالم ومظلوم کی مدد کرنی پڑے گی، اب آپ کے ذہن ودماغ میں یہ سوال پیدا ہوگا کہ مظلوم کی مدد تو ہم کرسکتے ہیں مگر ظالم

کی مدد کیسے کریں تو پھر یہ حدیث سنئے سیدنا انسؓ بیان کرتے ہیں کہ عدل وانصاف کے پیکر رحمۃ للعالمین ﷺ نے فرمایا" أُنْصُرْ أَخَاكَ ظَالِمًا أَوْ مَظْلُومًا "کہ تم اپنے بھائی کی مدد کرو خواہ وہ ظالم ہو یا پھر مظلوم، صحابہ کرامؓ نے کہا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ " هَذَا نَنْصُرُهُ مَظْلُومًا فَكَيْفَ نَنْصُرُهُ ظَالِمًا "ہم مظلوم کی تو مدد کر سکتے ہیں لیکن ظالم کی مدد کس طرح سے کریں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ " تَمْنَعُهُ مِنَ الظُّلْمِ "تم اسے ظلم کرنے سے روکو اور بخاری کے اندر یہ الفاظ ہیں کہ " تَأْخُذُ فَوْقَ يَدَيْهِ "تم ظالم کا ہاتھ پکڑ لو اور اسے ظلم نہ کرنے دو۔(بخاری:2444،احمد:13079) سماج ومعاشرے کی حالتوں کو دیکھ کر بہت افسوس ہوتا ہے کہ لوگ مظلوم کی مدد کرنے کے بجائے اور ظالم کو ظلم سے روکنے کے بجائے ظالم ہی کی مدد کرتے ہیں اور ظالموں کو اور زیادہ ظلم کرنے پر اکساتے ہیں جب کہ رب ذوالجلال والاکرام کا حکم یہ ہے کہ اے لوگوں تم ظلم کے کاموں میں کبھی بھی ایک دوسرے کی مدد نہ کرو، فرمان باری تعالی ہے" وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَى وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ "کہ نیکی اور پرہیزگاری میں ایک دوسرے کی امداد کرتے رہو اور گناہ اور ظلم وزیادتی میں ایک دوسرے کی مدد نہ کیا کرو۔(المائدہ:2) یاد رکھ لیجئے ظالم کی تھوڑی مدد بھی ظلم کو بڑھاوا دینا اور ظلم کی نصرت وحمایت ہے اسی لئے ظالموں کی مدد آپ کسی بھی حال میں نہ کیا کریں ورنہ ظالموں کا جو انجام ہے وہی انجام ظالموں کی مدد کرنے والوں کا بھی ہوتا ہے، میرے دوستو! ظالموں کی مدد کیسے اور کس طرح سے ہو سکتی ہے اس بات کو سمجھانے کے لئے میں آپ کو ایک واقعہ سناتا ہوں، امام ذہبیؒ نے کتاب الکبائر میں یہ لکھا ہے کہ ایک درزی سفیان ثوریؒ کے پاس آیا اور اس نے کہا کہ میں بادشاہوں کے کپڑے سیتا ہوں تو کیا میں بھی ظالموں کے مددگار میں شامل ہوں؟ تو حضرت سفیان ثوریؒ نے فرمایا کہ تو خود ظالموں میں سے ہے، ظالموں کے مددگار تو وہ لوگ ہیں جو تجھے سوئی اور دھاگا بیچتے ہیں۔اللہ کی پناہ۔اسی لئے میرے دوستو! ظالموں کی کبھی حمایت نہ کرنا ورنہ اللہ کی گرفت میں آجاؤگے۔

(2) توحید کو اپنانا اور شرک سے باز آجانا:

آج جو امت مسلمہ کے اوپر ظالموں کو مسلط کردیا گیا ہے وہ دراصل مسلمانوں کی اکثریت کے اعمال ہیں کہ امت مسلمہ کی اکثریت نے توحید کو چھوڑ کر شرک وکفر کو اپنا مشعل راہ بنالیا ہے، آج ہر آئے دن طرح طرح کے حیلوں اور بہانوں سے مسلمانوں کے اوپر جو ظلم وستم کے پہاڑ توڑے جارہے ہیں، جگہ جگہ پر مسلمانوں کا قتل عام کیا جارہا ہے، وقتا فوقتا ہندی مسلمانوں کو ملک سے نکال دئے جانے کی دھمکی بھی دی جارہی ہے مگر امت مسلمہ کی بے حسی دیکھئے کہ عقل کے ناخن لینے کے بجائے اور اپنے اعمال وکردار کو بدلنے کے بجائے اس کا دوشی دوسروں کو قرار دے کر اپنے آپ کو کمزور اور حقیر اور مظلوم سمجھ رہا ہے حالانکہ رب کریم ورحیم نے برسوں پہلے یہ اعلان کردیا ہے کہ اے مسلمانوں اگر تمہیں اپنے ملک میں ظالموں کے ظلم سے بچنا ہے اور اپنے ملک میں چین وسکون سے رہنا ہے تو پھر تم دو کام کرو توحید کو اپنالو اور شرک کو چھوڑ دو ہم تمہیں دوانعام واکرام سے نوازیں گے سنئے اللہ کیا کہہ رہا ہے" أَلَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ أُولَئِكَ لَهُمُ الْأَمْنُ وَهُمْ مُهْتَدُونَ "کہ جو لوگ ایمان لائے اور پھر اپنے ایمان

کو شرک وکفر سے بچاکے رکھا تو ایسے لوگوں کے لئے ہی امن ہے اور ایسے لوگ ہی ہدایت یافتہ ہیں۔(الانعام: 82) دیکھا اور سنا میرے دوستو اور پیارے پیارے اسلامی بھائیو اور بہنو! رب کا وعدہ ہے کہ اگر تمہیں اپنے ملک میں امن وامان سے رہنا ہے اور ظالموں کے ظلم وستم سے بچناہے تو پھر تم سب خالص مؤحد بن جاؤمیں تمہیں امن وامان سے بھی رکھوں گا اور ہدایت سے بھی نوازوں گا۔

(3) دین کی نشر واشاعت اور دعوت و تبلیغ کرنا:

برادران اسلام! اگر ہم ظالموں کے ظلم وستم سے بچنا چاہتے ہیں تو پھر ہم سب اپنے دین کی نشر واشاعت اور دین کی تبلیغ کرنا شروع کردیں کیونکہ آج جو ہم امت مسلمہ کے اوپر ظالموں کی مسلط کردیا گیا ہے اس کا ایک سب سے بڑا سبب یہ بھی ہے کہ ہم مسلمانوں نے دین کو پس پشت ڈال دیا ہے، ہم نے دین کی نشر واشاعت اور دین کی تبلیغ کو عام کرنا چھوڑدیا ہے اور جب ہم مسلمانوں نے اللہ کے پیغام کو لوگوں تک نہیں پہنچایا تو رب ذوالجلال والاکرام نے ظالموں کو ہم پر مسلط کردیا ہے، اور یہ بات یاد رکھ لیں! ظالموں کے ظلم وستم کو ہم سے اس وقت تک نہیں ہٹایا جائے گا جب تک کہ ہم سب اللہ کے دن کی نشر واشاعت نہ کرنا شروع کردیں، جب تک ہم اللہ کے سچے دین کی نشر واشاعت ودعوت و تبلیغ کا کام نہیں کریں گے تب تک ہماری کوئی مدد نہیں کی جائے گی، فرمان باری تعالی ہے: "يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ تَنْصُرُوا اللَّهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ أَقْدَامَكُمْ" کہ اے ایمان والو! اگر تم اللہ کے دین کی مدد کروگے تو وہ تمہاری مدد کرے گا اور تمہیں ثابت قدم بھی رکھے گا۔(محمد: 7) یاد رکھیئے یہ دین اسلام ہے تو ہم ہے جو یہ دین نہیں تو ہم بھی نہیں اور یہ کائنات بھی نہیں، کیا ہی خوب کہا ہے شاعر مشرق علامہ اقبال نے:

قوم مذہب سے ہے، مذہب جو نہیں، تم بھی نہیں
جذب باہم جو نہیں، محفل انجم بھی نہیں

میرے دوستو! کتنے افسوس کا مقام ہے کہ آج مسلمانوں کو ذلیل وخوار کیا جارہا ہے، مسلمانوں کے خلاف طرح طرح کی سازشیں کی جارہی ہیں، مسلمانوں کو ملک سے نکال دئے جانے کی دھمکیاں دی جارہی ہیں، صرف مسلمانوں پر ہی جگہ جگہ پر طرح طرح کے ظلم وستم کے پہاڑ توڑے جارہے ہیں مگر یہ کمبخت مسلمان ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھا کسی غیبی امداد کے انتظار میں ہے، خبر دار ہوجاؤ! جب تک ہم سب اللہ کے دین کی تبلیغ نہیں کریں گے تب تک اللہ ہماری مدد نہیں کرے گا، کتنے افسوس کا مقام ہے کہ آج ہمارے خلاف طرح طرح کے بل وقانون پاس کئے جانے کے رائے ومشورے ہورہے ہیں اور ہم مسلمان رب کے دین کی نشر واشاعت ودعوت و تبلیغ کرنے کے بجائے اپنے اپنے مسلک ومشرب کی نشر واشاعت میں سرگرداں اور ایک دوسرے سے دست وگریباں ہیں۔

اے ہندی مسلمانو! اب بھی وقت ہے اللہ کے دین کی دعوت و تبلیغ کرنا شروع کردو رب کی مدد تمہارے لئے انتظار کھڑی ہے، سنئے رب کا وعدہ" وَلَيَنْصُرَنَّ اللَّهُ مَنْ يَنْصُرُهُ " جو اللہ کی مدد کرے گا اللہ بھی اس کی ضرور بالضرور مدد کرے گا۔(الحج:40)فرمان مصطفیٰ ﷺ بھی یادرکھ لیں کہ جب تک ہم دین کی نشرواشاعت نہیں کریں گے تب تک ہم لاکھ کوشش کرلیں، ہزارہامرتبہ ہم دعا کرلیں، گڑگڑالیں مگراس طرح کے عذاب کو اللہ ہمارے اوپر سے نہیں ہٹائے گا جیساکہ حذیفہ بن یمانؓ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:" وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتَأْمُرُنَّ بِالمَعْرُوفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ المُنْكَرِ أَوْ لَيُوشِكَنَّ اللَّهُ أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عِقَابًا مِنْهُ ثُمَّ تَدْعُونَهُ فَلَا يُسْتَجَابُ لَكُمْ" اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! تم ضرور بالضرور نیکی کا حکم دو اور ضرور بالضرور برائی سے روکو، یاقریب ہے کہ اللہ تعالی اپنی طرف سے تمہارے اوپر عذاب نازل فرمائے ، پھر تم اس سے دعائیں مانگوگے تو وہ تمہاری دعائیں بھی قبول نہیں کرے گا۔(ترمذی:2169 وقال الالبانیؒ:اسنادہ حسن)

(4) صبر اور نماز کو لازم پکڑنا:

میرے دوستو! اگر ہم سب ظالموں کے ظلم وستم سے بچنا چاہتے ہیں تو پھر صبر ونماز کو لازم پکڑلیں، آج امت مسلمہ کے پاس نہ تو صبر ہے اور نہ ہی نماز ہے، کتنے افسوس کامقام ہے کہ آج اگر کوئی مسئلہ ہوجائے تو مسلمان سڑکوں پر احتجاج کرنے کے لئے نکل جاتاہے، طرح طرح کے جلسے جلوس کرتا ہے مگر نمازوں کی پابندی نہیں کرتا ہے، بھلابتلایئے کہ اللہ کی مدد کیسے ملے گی؟ظالموں سے چھٹکاراکیسے ملے گا؟ہماری شریعت نے ہمیں بار بار اس بات کی تلقین کی کہ اے مسلمانو! یادرکھ لو! اپنے ہر معاملے میں صبر سے کام لو! صبر کرنے والوں کے ساتھ اللہ کی مدد ہوتی ہے! اللہ صبر کرنے والوں سے محبت کرتا ہے! مگر افسوس آج ان باتوں پر غیر عمل پیرا ہوکر کامیاب ہورہے ہیں مگر ہم مسلمان ان سب باتوں سے کوسوں دور ہیں، تھوڑی تھوڑی باتوں پر اتاؤلے ہوجانااور بھڑک جانایہ آج کل کے مسلمانوں کا شیوہ اور وطیرہ ہے، بھلابتلایئے کہ رب کی مدد کیسے حاصل ہوگی،رب نے تو اعلان کردیا ہے کہ اے لوگو! صبر اور نماز کے ذریعے تم میری مدد حاصل کرسکتے ہو فرمان باری تعالی ہے" يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ" اے ایمان والو! صبر اور نماز کے ذریعے مدد چاہو،اللہ تعالی صبر کرنے والوں کا ساتھ دیتا ہے۔(البقرۃ:153)آپ ﷺ کی بھی یہی عادت مبارکہ تھی کہ جب کبھی بھی کوئی پریشانی آجاتی تو آپ سیدھامسجد کارخ کرتے اور نماز میں مشغول ہوجاتے جیساکہ سیدناحذیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ" إِذَا حَزَبَهُ أَمْرٌ صَلَّى "نبی کریم ﷺ کو جب کبھی بھی کوئی غم وپریشانی لاحق ہوجاتی تو آپ نماز پڑھنے میں مصروف ہوجاتے تھے۔(ابوداؤد:1319، قال الالبانیؒ:اسنادہ حسن)آج ہم مسلمانوں کی حالت اس کے برعکس ہے کہ ہر کام کرنے کے لئے تیار ہیں مگر صبر ونماز کو اختیار کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ بھلا اللہ ہماری مدد کیسے کرے گا۔

(5) تقوی اختیار کریں:

برادران اسلام! آج جو یہ ظالم ہمارے اوپر مسلط ہو گئے ہیں اس کا ایک سبب یہ بھی ہے کہ ہم مسلمانوں کے اندر اللہ کا ڈر وخوف نہیں ہے،ہم ظالموں سے تو ڈرتے ہیں مگر اپنے رب سے جو شہنشاہوں کا شہنشاہ ہے اس سے ذرا بھر بھی خوف نہیں کھاتے ہیں،ہمارے دلوں میں نہ تو اسلام کا پاس ولحاظ ہے اور نہ ہی اپنے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا،ہم ہر معاملے میں یہی کہتے ہیں کہ جو ہوگا دیکھا جائے گا! کل کس نے دیکھا ہے! جیسا سب کے ساتھ ہوگا ویسا ہمارے ساتھ ہوگا! اللہ ہے! اس طرح کی باتیں کہنے میں ہم بہت آگے آگے رہتے ہیں مگر کبھی یہ نہیں سوچتے کہ ہم کیسے ہیں؟ ہمارے دلوں میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا کتنا مقام ہے؟ ہمارے دلوں میں اسلام کا کتنا پاس ولحاظ ہے؟ ہم اسلام کے کتنے پابند ہیں؟

میرے دوستو! آج آپ یہ پیغام لے کر جائیں کہ جب تک ہم سب اللہ کے نہیں ہو جائیں گے تب تک یہ ظلم وستم کے بادل ہم سے نہیں ہٹیں گے،جب تک ہمارے دلوں میں اللہ کا ڈر وخوف پیدا نہیں ہوگا تب تک یہ ظالم ہمارے اوپر مسلط رہیں گے،پہلے ہم سب اپنے اپنے دلوں میں تقوی وللّٰہیت کو پیدا کریں رب یہ وعدہ کر رہا ہے:" وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا "اور جو شخص اللہ تعالی سے ڈرے گا اللہ اس کے ہر کام میں آسانی پیدا کر دے گا۔(الطلاق:2) اے ہندی مسلمانو! ذرا رب کے پیغام پر غور کرو کہ رب تم سے کیا کہہ رہا ہے کہ اگر تم یکساں سول کوڈ سے پریشان ہو اور ظالموں کے طرح طرح کے ہتھکنڈے سے ڈر وخوف میں مبتلا ہو اور اپنے وجود کے لئے پریشان ہو تو ایک بار اپنے رب سے لو لگا کر تو دیکھو یہ ساری پریشانیاں ایک لحظے میں ختم ہو جائے گی،ظالموں کا ظلم وستم تم سے ہٹا دیا جائے گا اور ہر طرف امن ہی امن ہوگا سنئے فرمان باری تعالی کو" وَلَوْ أَنَّ أَهْلَ الْقُرَى آمَنُوا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَرَكَاتٍ مِنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَلَكِنْ كَذَّبُوا فَأَخَذْنَاهُمْ بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ "اگر ان بستیوں کے رہنے والے ایمان لے آتے اور پرہیزگاری اختیار کرتے تو ہم ان پر آسمان اور زمین کی برکتیں کھول دیتے لیکن انہوں نے تکذیب کی تو ہم نے ان کے اعمال کی وجہ سے پکڑ لیا۔(الاعراف:96) دیکھا اور سنا آپ نے کہ جب ہم نے دین اسلام سے منہ موڑ لیا،اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی تعلیمات سے جی چرانا شروع کر دیا تو اللہ نے ہماری کرتوتوں کی وجہ سے ان ظالموں کو ہمارے اوپر مسلط کر دیا ہے ورنہ اگر آج بھی اور اب بھی ہم ایمان وتقوی والے بن جائیں تو رب کی رحمتوں اور برکتوں کے دروازے ہمارے اوپر ٹھیک ویسے ہی کھول دئے جائیں گے جیسے کہ خیر القرون کے ادوار میں کھول دئے گئے تھے۔

(6) ایمان وعمل صالح کو اختیار کریں:

برادران اسلام! آج ہم سب ظالموں کے طرح طرح کے ہتھکنڈوں سے پریشان ہیں،ہر کوئی ہمیں ہی نشانہ بنا رہا ہے،ہر آئے دن ہمارے خلاف طرح طرح کی سازشیں کی جا رہی ہیں،بار بار ہمیں ہی اپنے ملک سے بے دخل کئے جانے کی دھمکیاں دی جا رہی ہیں صرف یہی نہیں بلکہ پچھلے کچھ سالوں سے ہم سب ڈر وخوف کے سائے میں جی رہے ہیں اور یہ سب ہماری بداعمالیوں کا نتیجہ ہے

ورنہ رب نے تو ہم سے یہ وعدہ کر رکھا ہے کہ تم نیک اعمال کرنے لگ جاؤ ہم تمہیں ظالموں کے ظلم و ستم سے بچا کر امن وامان سے رکھیں گے جیسا کہ فرمان باری تعالی ہے" وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا "تم میں سے ان لوگوں سے جو ایمان لائے ہیں اور نیک اعمال کئے ہیں اللہ تعالی وعدہ فرما چکا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسے کہ ان لوگوں کو خلیفہ بنایا تھا جو ان سے پہلے تھے اور یقینا ان کے لئے ان کے اس دین کو مضبوطی کے ساتھ محکم کرکے جمادے گا جسے ان کے لئے وہ پسند فرما چکا ہے اور ان کے اس خوف وخطر کو وہ امن وامان سے بدل دے گا۔(النور:55) میرے پیارے پیارے بھائیو اور بہنو! رب کے وعدے کو ذرا غور سے سنو کہ رب نے امن وامان پانے کے لئے ایمان و عمل صالح کی شرط لگا رکھی ہے یہی وجہ ہے کہ جب سے ہم مسلمان ایمان و عمل صالح میں کمزور ہوئے تب سے ہی اللہ نے ہماری امن کو خوف سے، عزت کو ذلت سے بدل دیا ہے، سن لیجئے آج بھی اگر ہم اپنی حالتوں کو بدل لیں تو رب العالمین ہماری تمام حالتوں کو بدل دے گا جیسا کہ وعدۂ الٰہی ہے، مگر ہم سب یہ چاہتے ہیں کہ پہلے اللہ ہماری حالتوں کو بدل دے پھر ہم اپنی حالت بدل لیں گے تو سنئے ایسا کبھی نہیں ہوگا کہ ہم سب اپنی حالتوں کو نہ بدلیں اور اللہ ہماری حالتوں کو بدل دے گا،فرمان باری تعالی ہے" إِنَّ اللَّهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتَّى يُغَيِّرُوا مَا بِأَنْفُسِهِمْ "کسی قوم کی حالتوں کو اللہ تعالی اس وقت تک نہیں بدلتا ہے جب تک کہ وہ خود اسے نہ بدلیں جو ان کے دلوں میں ہے۔(الرعد:11)اسی آیت کی ترجمانی کرتے ہوئے کسی شاعر نے کیا ہی خوب کہا ہے:

خدا نے آج تک اس قوم کی حالت نہیں بدلی
نہ ہو جس کو خیال آپ اپنی حالت کے بدلنے کا

میرے دوستو! کیا آپ نے کبھی ایسا دیکھا اور سنا کہ کھیت میں بیج بوئے بغیر ہی اناج وغلہ نکل آئے ہوں! آپ آم کا درخت لگائیں گے تو پھل کھائیں گے اسی لئے ہم اپنی حالتوں کو بدلیں اللہ ہماری حالتوں کو بدل دے گا۔

(7) استغفار کو لازم پکڑ لیں:

میرے دوستو! اگر ہم ظالموں کے ظلم وستم سے اور ہر طرح کے دنیاوی آفتوں اور بلاؤں سے اپنے آپ کو اگر بچانا چاہتے ہیں تو پھر ہم سب توبہ استغفار کو لازم پکڑ لیں کیونکہ قرآن میں رب نے یہ وعدہ کر رکھا ہے کہ استغفار کرنے والوں کو اللہ رب العالمین ہلاک وبرباد نہیں کرتا ہے جیسا کہ فرمان باری تعالی ہے" وَما كَانَ اللَّهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ "اور اللہ ان کو عذاب نہ دے گا اس حالت میں کہ وہ استغفار بھی کرتے ہوں۔(الانفال:33) صرف یہی نہیں بلکہ رب العالمین نے تو یہ بھی وعدہ کر رکھا ہے کہ اے لوگوں تم استغفار کو لازم پکڑ لو میں تمہاری دنیاوی حالتوں کو بدل دوں گا، تمہیں ہر طرح کے عیش وآرام سے نوازوں گا سنئے اللہ کا اعلان" وَأَنِ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ يُمَتِّعْكُمْ مَتَاعًا حَسَنًا إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى وَيُؤْتِ كُلَّ ذِي فَضْلٍ فَضْلَهُ "کہ

اے لوگو! تم سب استغفار کو لازم پکڑ لو اور بس اسی ایک اللہ کے ہو کر رہ جاؤ تو وہ تم کو وقت مقرر تک اچھا سامان زندگی دے گا اور ہر زیادہ عمل کرنے والے کو زیادہ ثواب دے گا۔(ھود:3)

(8) اللہ پر بھروسہ رکھیں:

پیارے پیارے اسلامی بھائیو اور بہنو! آپ ظالموں کے ظلم وستم سے نہ گھبرائیں بلکہ اللہ سے تعلق جوڑیں اور اللہ پر یہ کامل یقین وبھروسہ رکھیں کہ اللہ ہمیں ضائع وبرباد نہیں کرے گا کیونکہ جو لوگ اللہ پر بھروسہ رکھتے ہیں اللہ ان کے لئے کافی ہو جاتا ہے جیسا کہ فرمان باری تعالی ہے" وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ إِنَّ اللَّهَ بَالِغُ أَمْرِهِ قَدْ جَعَلَ اللَّهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا "اور جو شخص اللہ پر توکل کرے گا اللہ اسے کافی ہو جائے گا۔اللہ تعالی اپنا کام پورا کرکے ہی رہے گا،اللہ تعالی نے ہر چیز کا ایک اندازہ مقرر کر رکھا ہے۔(الطلاق:3)

(9) اتحاد واتفاق کو اپنائیں:

میرے دوستو!آج جو ظالم ہم مسلمانوں کو اوپر اتنا دلیر ہو گیا ہے اس کا ایک سبب مسلمانوں کا آپسی اختلاف وانتشار ہے،ظالموں کو یہ بات اچھی طرح سے معلوم ہے کہ ایک اللہ اور ایک رسول کو ماننے والی قوم آج آپسی مسلکی اختلاف میں ایک دوسرے سے دست وگریبان ہے،ظالموں کو یہ بات بھی اچھی طرح سے معلوم ہے کہ ہم کچھ بھی کرلیں،ان مسلمانوں کے اوپر جتنا ظلم ڈھانا ہے ڈھالیں یہ ایک دوسرے کی مدد کے لئے کبھی نہیں اٹھیں گے کیونکہ اختلاف وانتشار نے انہیں بزدل بنادیا ہے اور یقینا آج اس روئے زمین پر امت مسلمہ سے زیادہ بزدل کوئی قوم نہیں ہے اور اس کا سب سے بڑا سبب آپسی اختلاف وانتشار ہے،فرمان باری تعالی ہے"وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَا تَنَازَعُوا فَتَفْشَلُوا وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ وَاصْبِرُوا إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ"اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی فرماں برداری کرتے رہو،آپس میں اختلاف نہ کرو ورنہ تم بزدل بن جاؤگے اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی یعنی تمہارا رعب ودبدبہ جاتا رہے گا اور صبر وسہار رکھو،یقینا اللہ تعالی صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔(الانفال:46) سن لیجئے! جب تک مسلمان اپنے تمام اختلافات کو بالائے طاق رکھ کر متحد نہیں ہوں گے تب تک ظلم وستم کا یہ سلسلہ چلتا رہے گا اور مسلمان ذلیل وخوار اور مظلوم بن کر زندگی گذارنے پر مجبور رہیں گے،علامہ اقبال نے کیا ہی خوب کہا ہے:

متحد ہو تو بدل ڈالو نظام گلشن
منتشر ہو تو مرو شور مچاتے کیوں ہو

(10) دعاؤں کا اہتمام کریں:

برادران اسلام! اگر ہم ظالموں سے بچنا چاہتے ہیں تو سب سے پہلے ہم بیان کی گئی باتوں پر عمل کریں،اللہ سے رشتہ جوڑیں،شریعت پر دل وجان سے عمل پیرا ہو جائیں،اپنے محبوب ﷺ کی سنتوں کو حرز جاں بنالیں،اپنے اخلاق وکردار میں

تبدیلی لائیں اور پھر ساتھ میں رب العالمین سے دعائیں بھی کیا کریں کہ وہ ہم سب مسلمانوں کو ظالموں کے ظلم وستم سے محفوظ رکھیں، اب آیئے ہم آپ کو قرآن وحدیث سے کچھ ایسی دعائیں بتاتے ہیں جس کو پڑھ کر ہم سب ظالموں سے بچ سکتے ہیں:

(1) اگر آپ ظالموں سے بچنا چاہتے ہیں تو اس چھوٹی سی دعا کا اہتمام ضرور بالضرور کیا کریں کیونکہ یہ ایک ایسی دعا ہے جس کی برکت سے ایک بچے کو کئی مرتبہ مارنے کی کوشش کی گئی مگر کوئی اسے مارنہ سکے، جب جب لوگ اس بچے کو مارنے کی کوشش کرتے تب تب یہ بچہ یہی دعا پڑھتا جس کی وجہ اس کے دشمن ہلاک وبرباد ہوجاتے اور اس بچے کو اللہ بچالیتا تھا۔(مسلم:3005) تو اگر ہم بھی اس دعا کو اپنے ظالم دشمنوں کے خلاف لازم پکڑیں گے تو اللہ ہمیں بھی بچالے گا اور وہ دعا ہے" أَللّٰهُمَّ اكْفِنِيهِمْ بِمَا شِئْتَ "اے اللہ تو جس طرح سے چاہے تو مجھے ان کی طرف سے کافی ہوجا۔(مسلم:3005)

(2) اگر ساری دنیا آپ کے خلاف ہوجائے اور ہر کوئی آپ کو مارنے کی کوشش کرنے لگ جائے تو پھر آپ ایک اور چھوٹی سی دعا کو لازم پکڑلیں،اس دعا کی طاقت کا اندازہ آپ اس بات سے لگا سکتے ہیں کہ جب سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے خلاف پوری دنیا ہوگئی تھی اور ان کو آگ کے حوالے کردیا گیا تھا تو انہوں نے اسی دعا کو لازم پکڑا تھا جس کا نتیجہ تھا کہ آگ بھی ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلاۃ والسلام کا ایک بال بھی بیکانہ کرسکی اور وہ دعا ہے" حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ "ہمارے لئے تو بس ایک اللہ ہی کافی ہے اور وہ بہت اچھا بگڑی بنانے والا ہے۔(آل عمران:173،بخاری:4563)

(3) میرے دوستو! اگر آپ کو کبھی کسی دشمن کا ڈر وخوف ہو تو آپ اس دعا کو لازم پکڑلیں اللہ آپ کی ضرور بالضرور حفاظت کرے گا،سیدنا ابوموسی اشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ جب نبیٔ اکرم ومکرم ﷺ کو کسی قوم سے کوئی اندیشہ لاحق ہوتا تو آپ ﷺ اس طرح سے دعا کیا کرتے تھے" أَللّٰهُمَّ إِنَّا نَجْعَلُكَ فِي نُحُورِهِمْ وَنَعُوذُ بِكَ مِنْ شُرُورِهِمْ "کہ اے اللہ! ہم تجھے ان دشمنوں کے مقابلے میں پیش کرتے ہیں اور ان کی شرارتوں سے تیری پناہ میں آتے ہیں۔(ابوداؤد:1537 وقال الألبانیؒ: اسنادہ صحیح)

(4) برادران اسلام! وقت وحالات اور طرح طرح کے جانی ومالی حادثات نے آج ماحول ایسا بنادیا ہے کہ اگر ہم گھر سے باہر نکلیں تو گھر واپس ہونے تک ڈر وخوف میں مبتلا رہتے ہیں،ہر وقت اور ہر آن وہر لحہ ہم سب ایک ڈر وخوف کے سائے میں زندگی گذار رہے ہیں، لہٰذا ایسی صورت میں ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم آپ ﷺ کی بتلائی ہوئی اس دعا کو لازم پکڑلیں جو دعا آپ ﷺ اپنے گھر سے نکلنے کے وقت یا پھر اکثر وبیشتر پڑھا کرتے تھے،جس کے اندر اسی بات کی التجا ہے کہ اے اللہ تو مجھے مظلوم ہونے سے بچاکے رکھنا جیسا کہ ام سلمہؓ بیان کرتی ہیں کہ جب کبھی بھی آپ ﷺ اپنے گھر سے نکلتے تو آپ ﷺ یہ دعا پڑھا کرتے تھے" أَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ أَنْ أَضِلَّ أَوْ أَزِلَّ أَوْ أَظْلِمَ أَوْ أُظْلَمَ أَوْ أَجْهَلَ أَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ "کہ اے اللہ! میں اس بات سے تیری پناہ میں آتا ہوں کہ میں گمراہ ہوجاؤں یا میں کسی لغزش کا شکار ہوجاؤں، یا میں کسی پر ظلم کروں یا مجھ پر کوئی ظلم کرے، یا میں کسی سے بدتمیزی کروں یا کوئی مجھ سے بدتمیزی سے پیش آئے۔(ابن ماجہ:3884،وقال الألبانیؒ: اسنادہ

صحیح) اور ایک دوسری روایت کے اندر حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ اکثر وبیشتر آپ ﷺ یہ دعا پڑھا کرتے تھے" أَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْقِلَّةِ وَالذِّلَّةِ وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أَظْلِمَ أَوْ أُظْلَمَ" کہ اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں محتاجی سے، قلّت مال اور ذلت سے،اور تیری پناہ چاہتاہوں اس بات سے کہ میں ظلم کا ارتکاب کروں یا مجھ پر ظلم کیا جائے۔(ابوداؤد:1544 ،ابن ماجہ:3842،وقال الألبانیؒ: اسنادہ صحیح)

(5) برادران اسلام! اگر آپ ظالموں سے بچنا چاہتے ہیں تو پھر ایک اور چھوٹی سی دعا کو لازم پکڑلیں" أَللّٰهُمَّ -----لَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَا مَنْ لَا يَرْحَمُنَا "کہ اے اللہ! تو ہمارے اوپر ایسے شخص کو نہ مسلط کر جو ہم پر رحم نہ کریں۔(ترمذی:3502،وقال الألبانیؒ: اسنادہ حسن)

(6) میرے دوستو! ظالموں سے بچنے کے لئے قرآن کی یہ دعا بھی آپ پڑھ سکتے ہیں" رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِلْقَوْمِ الظَّالِمِينَ وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ "اے ہمارے پروردگار! ہم کو ان ظالموں کے لئے فتنہ نہ بنا اور ہم کو اپنی رحمت سے ان کافر لوگوں سے نجات دے۔(یونس:85-86)ظالموں سے بچنے کے لئے قرآن کی ایک اور بہترین دعا سنئے اور یاد کرلیں اور ہمیشہ پڑھا کریں ،فرمان باری تعالی ہے" رَبَّنَا أَخْرِجْنَا مِنْ هَذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ أَهْلُهَا وَاجْعَلْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ وَلِيًّا وَاجْعَلْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ نَصِيرًا "اے ہمارے رب! ان ظالموں کی بستی سے تو ہمیں نجات دے اور ہمارے لئے خود اپنے پاس سے حمایتی مقرر کردے اور ہمارے لئے خاص اپنے پاس سے مددگار بنا۔(النساء:75)

اب آخر میں رب العالمین سے یہی دعا ہے کہ اے اللہ تو اپنے فضل وکرم سے ہم مسلمانوں پر رحم فرما اور ہمیں ظالموں کے ظلم وستم سے محفوظ رکھ۔ أَللّٰهُمَّ لَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَا مَنْ لَا يَرْحَمُنَا آمین ثم آمین یارب العالمین۔

کتبہ

ابومعاویہ شارب بن شاکرالسّلفی

امام وخطیب مرکز مسجد اہل حدیث، فتح دروازہ۔آدونی

ناظم جامعہ ام القری للبنین والبنات۔آدونی۔ضلع کرنول۔آندھراپردیش

9885294745 Sharibsalafi9885@gmail.com